کشمیر بزور شمشیر قسط :22

تاریخ جموں وکشمیر

ابومحمد عبدالوہاب خان

20-1-86 بھارتی طیارہ پاکستان لانے والے 3 سکھ ہائی جیکروں کو سزائے موت، 7 کو عمر قید۔
(لاہور میں انسداد دہشت گردی کی عدالت کا فیصلہ)

21-1-86 پاکستان نے بھارت کے ساتھ عدم جارحیت کے معاہدے کا متبادل مسودہ پیش کر دیا۔

13-2-86 لاہور ہائی کورٹ نے 3 ہائی جیکروں کی سزا پر عملدرآمد روک دیا۔

28-2-86 بھارت سے سیاچن کے مسئلے پر کوئی سودے بازی نہیں ہوگی۔ (وزیر اعظم محمد خان جونیجو)

1-3-86 آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں ٹریفک کا حادثہ 36 ہلاک۔

7-3-86 مقبوضہ کشمیر میں گورنر راج نافذ کر دیا گیا۔

15-3-86 مسئلہ کشمیر کو شملہ معاہدے کے تحت حل کرانے کے پابند نہیں۔ (صدر ضیاء)

10-6-86 سیاچن گلیشیر پر پاک بھارت جھڑپیں، 5 پاکستانی شہید۔

24-7-86 آزاد کشمیر کے مختلف سیکٹروں میں بھارتی فوج کی فائرنگ۔

13-8-86 سابق صدر آزاد کشمیر شیخ عبدالحمید خان کا انتقال۔

22-8-86 سندھ میں بھارتی تخریب کاروں کا سرغنہ گرفتار۔ سازش کا انکشاف

1-9-86 سیاچن اور پونچھ میں مسلسل بھارتی حملے، شدید جھڑپیں۔ کشمیر پر بھارتی حملے کا خدشہ

12-9-86 آزاد کشمیر پر بھارتی طیاروں کی پروازیں، تمام ہوائی اڈوں پر ہنگامی حالت کا نفاذ۔

15-9-86 چین پاکستان نیا ایٹمی سمجھوتہ، پرامن مقاصد کے لیے باہمی تعاون کا معاہدہ ہوا۔

20-9-86 مسئلہ کشمیر بین الاقوامی سطح پر اٹھائیں گے۔ (وزیر اعظم جونیجو)

21-9-86 سندھ میں 26 بھارتی ایجنٹ گرفتار۔ تخریب کاری کی سازش پکڑی گئی۔

25-9-86 پاکستان، بنگلہ دیش کے قیام سے سبق حاصل کرے۔ (بھارتی صدر گیانی ذیل سنگھ)

21-11-86 سیاچن پر بھارتی فوج کا زبردست اجتماع۔

راہِ انقلاب

ابوسحر فردوس جمال

انقلاب......انقلاب......اسلامی انقلاب......مصطفوی انقلاب......روحانی انقلاب...... کی پر جوش صدائیں سنتے پاکستانی طلباء کو نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ تعلیمی اداروں میں داخل ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ انقلاب اب آیا کہ تب آیا۔ کالج کی دیواریں، ہاسٹلز کے کمرے، یونیورسٹیوں کی کنٹینیں انقلاب کی صدائیں سن سن کر تھک چکی ہیں۔ اس ''**انقلاب**'' کے لیے جتنی کوششیں تعلیمی اداروں میں اب تک ہو چکی ہیں، اس کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ تا حال سینکڑوں طلباء و طالبات انقلاب کے لیے ''شہادتیں'' پیش کر چکے ہیں۔ ہزاروں طلباء جسموں پر کاری زخم لگوا چکے ہیں۔ بیسیوں والدین کے بڑھاپے کے سہارے اپنی زندگیاں اس مشن میں صرف کر چکے ہیں، اپنے سنہرے مستقبل کی آرزوؤں کا دم گھونٹ چکے ہیں۔ کتنے ہیں کہ جنہوں نے اپنی تعلیم، روزگار اور گھر بار کو اس ''انقلاب'' کی خاطر خیر باد کہہ دیا، جیلیں برداشت کیں، نعرے لگائے، جلوس نکالے، ہڑتالیں کیں، لیکن ''**انقلاب**'' ہے کہ آنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ جو سہانے خواب نعروں، تقریروں، تحریروں اور وال چاکنگ کے ذریعے دکھائے جاتے ہیں، ان کی تعبیر کا ایک مرحلہ بھی نظر آتا دکھائی نہیں دیتا۔ قربانیاں' تبدیلی کے مناظر کو ترس رہی ہیں!!

تعلیمی اداروں کے اندر مختلف الخیال طلباء تنظیمیں اس بات پر متفق ہیں کہ ''انقلاب'' ہماری منزل ہے اور اس خواہش کی تکمیل میں وہ ایک دوسرے کو سب سے بڑا ''دشمن'' تصور کرتے ہیں۔ ایک تنظیم کے کارکن دوسرے تنظیم کے ارکان کو صرف اسی بنیاد پر ''ٹھنڈا'' کرنے میں کوشاں ہوتے ہیں کہ ہمارے مشن، ہماری تنظیم کا ادارے پر قبضہ اور ''ہولڈ'' ہو جائے اور مخالف تنظیم کے ایک حامی کو بھی باقی رہنے نہ دیا جائے۔ لیکن یہ سب کچھ کر گزرنے کے باوجود کیا انقلاب آچکا؟!! ملک کے 70 فیصد تعلیمی اداروں میں کسی نہ کسی طلباء تنظیم کا ''ہولڈ'' اور من مانی کرنے کا مکمل اختیار ہے اور سینکڑوں گھروں کے چراغوں کو گل کرنے کے باوجود انقلاب آیا؟...... ہاں انقلاب آیا...... جس کی جھلکیاں اساتذہ سے لے کر پرنسپل تک کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالا جاتا ہے...... امتحانات، نتائج، کلاسز اپنی مرضی اور شیڈول کے مطابق تیار کروائے جاتے ہیں۔ غرض انقلاب ان معنوں میں ضرور آتا ہے کہ طلباء سے لے کر اساتذہ تک، دیواروں سے لے کر کلاسز تک، نجی معاملات میں مداخلت سے لے کر ہاسٹلز کے کمروں تک ایک خاص قبضہ گروپ یا کسی نام نہاد

اسلامی تنظیم کی من مانیاں اور کارروائیاں آئے روز بلکہ ہر وقت سروں پر لٹکتی تلوار کی طرح جان سکھائے رکھتی ہیں......
کہاں اسلام اور جمہوریت کے بلند و بانگ دعوے اور کہاں یہ فرعونی دور کی یادیں......؟

نہ وہ بدلے، نہ دل بدلا، نہ دل کی آرزو بدلی
میں کیسے اعتبارِ انقلاب آساں کر لوں؟

انبیاء کرام کا نصب العین نام نہاد ''انقلاب'' نہیں بلکہ اصلاحِ قلب و ذہن کے ذریعے اصلاح معاشرہ اور اصلاح انسانیت ہے۔ وہ مریض معاشرے کا علاج بیماری کے مطابق کرتے ہیں نہ کہ پورے معاشرے کو تلپٹ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ مخالفوں کے بے جا قتل عام کی لائنیں نہیں لگا دیتے۔ اسلام کے حقیقی مزاج سے نا آشنا، موسیقی کی سروں پر سر دھننے والے، ٹی وی کے دلدادہ، لذت عبادت سے نا آشنا جوشیلے کارکناں سے اس بات کی امید تو کی جا سکتی ہے کہ وہ طلباء کو ''اسلام'' کے نام پر اکٹھا کر سکیں گے، بڑے بڑے بینرز، پوسٹرز اور چاکنگ کے ذریعے دیواروں کو مسلمان کر سکیں گے......لیکن وہ زیادہ دیر تک طلباء کو خوش فہمیوں کے ان صحراؤں میں ٹھہرا نہیں سکتے۔

طالبعلم بھائیو! آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ نہیں کہ کھیلوں کے مقابلے منعقد کروائے جائیں یا فلمی اور سیکولر شخصیات کو بلا کر فنکشن کیے جائیں۔ پانی کی ٹونٹیاں، کھانے کا معیار، صفائی کے انتظامات وغیرہ طلباء کے مسائل نہیں ہیں۔ طلباء برادری کا سب سے گھمبیر اور خطرناک مسئلہ یہ ہے کہ آج ہم تعلیم سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ کالج میں ایڈمیشن سے لے کر ایگزام تک ہماری **حاضریاں 50% تک** بھی نہیں رہتیں اور **تعلیم کے حقیقی مقاصد سے نا آشنائی** بڑھتی جا رہی ہے۔ طلباء کی غالب اکثریت تعلیم کو ''علم'' سمجھ کر نہیں بلکہ نوکری اور جاب کے حصول کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ مادیت کی دلدل میں پھنسے یہ طلباء معاشروں کی تشکیل میں آخر کیا کردار ادا کریں گے؟ آج ہم مسلم نوجوان مغربیت کے شکار ہیں، حتی کہ پروفیشنل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں حالت اتنی ابتر ہوگئی ہے کہ تقریبا 40 فیصد طلباء اللہ کے ''وجود'' تک کے بارے میں تذبذب کے شکار ہیں۔ اکثریت ایک ''مسلم'' کے طور پر اپنا تعارف کروانے میں احساس کمتری کی شکار ہے اور ایک قلیل تعداد اسلام کا پرچار کرنے والی یا تو فرقہ واریت کی شکار ہے یا ان کا کردار تصورِ اسلام کو مسخ کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

محترم قارئین! اس مختصر سے جائزے کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ طالب علم برادری اس بات کو بخوبی محسوس کر لے کہ مسلمانوں کی پستی کے متعدد اسباب میں سے ایک سبب ''ایجوکیشن'' اور اس کے مقصد سے دوری ہے۔